مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ - ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان درد کی شکایت ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

آج سے بعد نماز فجر مسجد اقصےٰ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے صحیح بخاری کا درس دینا شروع فرمایا ۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۳ رمضان المبارک

روحانی تربیت کے بابرکت ایام

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے بے انتہا کرم کے ماتحت ہم اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان کا مبارک مہینہ دیکھ رہے ہیں ۔ اور ہمیں اس بات کی پھر توفیق ملی ہے ۔ کہ اس کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اپنے کھانے ۔ اپنے پینے ۔ اور اپنے رہنے سہنے کے طریق پر بعض قیود عائد کریں ۔ کوئی نادان کہہ سکتا ہے ۔ کہ میں کیوں بھوکا ۔ پیاسا رہوں اور کیوں قیود اپنے اوپر وارد کروں ۔ مگر حقیقت یہ ہے ۔ کہ آقا کا حق ہے ۔ کہ وہ خادم کو جو چاہے حکم دے ۔ اور خادم کا فرض ہے ۔ کہ وہ پوری کوشش سے تعمیل کرے ۔ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں حکومتیں ملکی اغراض کے لئے رعایا پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کر رہی ہیں ۔ کھانے پر پابندی ہے ۔ پانی پر پابندی ہے ۔ چلنے پھرنے پر پابندی ہے ۔ ذرائع رسل و رسائل پر پابندی ہے ۔

پس اگر مادی حکومتیں بعض مفادات کے پیش نظر ہر چیز کا راشن مقرر کر سکتی اور ان کے استعمال پر قیود عائد کر سکتی ہیں ۔ تو وہ خدا جس نے زمین و آسمان کو بنایا ۔ جو انسان کو کتم عدم سے عالم وجود میں لایا ۔ وہ کیوں اس پر کوئی قیود عائد نہیں کر سکتا ۔ جبکہ وہ انسان کے ہی فائدہ کے لئے ہی ہوں ۔

بظاہر انسان روزہ رکھ کر کچھ وقت کے لئے بھوکا اور پیاسا رہتا ہے ۔ اسے اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا پڑتا ہے اور زیادہ وقت ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن دراصل اس طرح انسان کی روحانی تربیت ہوتی ہے ۔ جس طرح کوئی فوج لڑنے کے قابل نہیں ہو سکتی ۔ جب تک اسے لڑائی کے کاموں کی ٹریننگ نہ دی جائے ۔ اسی طرح کوئی فرد اور کوئی قوم روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ روحانی ٹریننگ حاصل نہ کرے ۔

پس روزے کیا ہیں ؟ درحقیقت روحانی ٹریننگ کے ایام ہیں ۔ ان میں یہ بتلایا جاتا ہے ۔ کہ روحانی ترقی کے حصول کا گر یہ ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے لئے ہر چیز کی قربانی کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے ۔ اور [illegible] نفس کو اس قدر دُبلا کیا جائے ۔ کہ ایک سوئی کے ناکہ میں سے بھی وہ گزر سکے ۔ بظاہر یہ ایک تمثیل معلوم ہوتی ہے مگر سچ یہی ہے ۔ کہ اگر کوئی خدا کا قرب حاصل کرنا چاہے گا ۔ تو اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا پڑیگا ۔

"نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو ۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو ۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا ۔"

رمضان کے روزے اسی فربہی کے ازالہ کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہیں ۔ جب انسان طاقت اور قدرت کے باوجود جذبات کو قابو میں رکھتا ہے ۔ تو نفس اس کا غلام بن جاتا ہے ۔ اور یہی چیز روحانی کامیابی کی کلید ہے ۔ پس یہ دن بہت ہی مبارک ہیں اور خوش قسمت ہیں وہ جو اس مہینہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ پھر روزوں کے اور بھی فوائد ہیں مثلاً روزہ ایک بہت بڑا سبق انسان کو یہ سکھاتا ہے ۔ کہ ہر انسان کو بحد امکان اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے ۔ یہ امر مسلمہ ہے ۔ کہ دو ہم جنس چیزیں ہی ایک دوسری سے پیوست ہوتی ہیں ۔ بندہ اور خدا کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ۔ مگر پھر بھی یہ مشت خاک چاہتا ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرے ۔ اس کے لئے روزہ رکھ کر یہ کچھ عرصہ کے لئے کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے بے نیاز ہو کر خدا تعالےٰ سے مشارکت پیدا کر لیتا ہے ۔

پس روزہ بندہ اور خدا کے اتصال کا ذریعہ اور صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ کے ارشاد کو عملی رنگ میں پورا کرنے کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے ۔ مبارک ہیں وہ جو رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی روحانیت میں اضافہ کریں ۔

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا چھبیسواں جلسہ ۲-۳-۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو بمقام برہمن بڑیہ منعقد ہو رہا ہے۔ آخری دن عورتوں کے لئے ہوگا۔ الحاج خان بہادر مولوی ابوالہاشم خانصاحب چودھری ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز (آئی۔ ای۔ ایس) صدر ہوں گے۔ بنگال کے مختلف اضلاع کے علاوہ آسام۔ ٹریپورا سٹیٹ اور پنجاب سے بھی ڈیلیگیٹ شامل ہو رہے ہیں۔ ڈیلیگیٹوں اور زائرین کے کھانے اور رہائش کا مفت انتظام کرنے کے لئے ایک مجلس استقبالیہ بن چکی ہے۔ مولوی غلام صمدانی صاحب خادم بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ اس کے صدر ہیں۔ ہر قسم کی خط و کتابت انہی کے نام پر کی جائے۔ نامہ نگار

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خان بہادر ملک صاحب خانصاحب نون ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ اور ان کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) بابو محمد صدیق صاحب گھوگھیاٹ کی ہمشیرہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے (۳) اہلیہ صاحبہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری بیمار ہیں۔ (۴) بشیر احمد صاحب از جانگ (سندھ) کی بھانجی اور بھائی بیمار ہیں (۵) چودھری محمد شریف صاحب گوجرانوالہ کی ترقی کے کاغذ درپیش ہیں (۶) محمد حسین صاحب فتح پور ضلع گجرات بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۷) ماسٹر رکن الدین صاحب سٹھافیل کی لڑکی ایک امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی جائے

ضروری اعلان

ایک عورت عمر قریباً ۳۵-۳۸ سال رنگ سانولہ۔ دماغی خرابی میں مبتلا۔ قصور ضلع لاہور چند روز سے آئی ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو احمدی بتاتی ہے۔ اور اپنا وطن کالا ضلع جہلم بیان کرتی ہے۔ اگر کسی احمدی کی رشتہ دار ہو۔ تو آ کر قصور سے لے جائے۔ خاکسار عطا محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

ولادت

۱۱ ستمبر کو میرے ہاں بچی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الباسط نام تجویز فرمایا۔ احباب بچی کے نیک ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد رئیس محمد مقیم صاحب ۱۹ تبوک اس دنیا فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے خاکسار عبدالحمید از باندھی ضلع نواب شاہ سندھ (۲) ملک فتح محمد صاحب نمبردار کلاں و کرسی نشین جو جماعت دولمیال ضلع جہلم کے ایک ممتاز اور معزز رکن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۱۶ تبوک فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی مغفرت

تبلیغی ٹریکٹ

ایک بار پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ گجرات نے ہر ماہ ایک تبلیغی ٹریکٹ ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی سے لکھوا کر شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس وقت تک تین ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ اور چوتھا شائع ہو رہا ہے۔ جس کا عنوان ہے "چودھویں صدی کا مجدد کون ہے"۔ جنگ کی وجہ سے کاغذ مہنگا ہو گیا ہے۔ تاہم کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہونے کے باوجود قیمت ۱۲ سینکڑہ مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ ان ٹریکٹوں کے عارضی یا مستقل خریدار بن کر ہمارا تعاون فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ملک فیض الرحمن فیضی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفسانی اغراض پر موت وارد کرو

"ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے۔ تو اُسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں۔ اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جائے تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گزارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا۔ تو پوچھو کہ خدا کیا رہا۔ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا۔ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا۔ تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے۔ تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے۔ اگر اسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کرے گا۔ تو یوماً فیوماً ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے"۔ (البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

خدام الاحمدیہ دہلی کا قابلِ تعریف نمونہ

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی اس سال بفضلہ تعالیٰ عمدہ کام کر رہی ہے۔ اطفال کی تربیت کے لئے باقاعدہ انتظام ہے۔ اور خدام کے دوش بدوش اطفال بھی مجلس کے ہر عمل میں حصہ لیتے ہیں۔ اراکین کی علمی اور اخلاقی تربیت اور صحت جسمانی کی طرف بھی توجہ دی جاری ہے۔ تین حلقوں میں نماز باجماعت کے انتظام کے ساتھ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تفسیر کبیر کے درس کا التزام ہے۔ بے کار اصحاب کو کام پر لگانے کے لئے مخلصانہ کوشش کی جاتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر کی تعمیر کے لئے ۸۳ روپے بھجوا چکے ہیں۔ اور مزید تحصیل کے لئے کوشش جاری ہے۔ ماہ اگست کے نمایاں کاموں میں سے ایک وقار عمل بھی ہے۔ جو بستی حضرت نظام الدین اولیاء میں منایا گیا۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے مجلس کے وفد کو ایک راستہ درستی کے لئے تجویز کیا۔ اس کام میں ۳۶ اراکین شامل ہوئے۔ جن میں اکثر گریجویٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مرکزی دفاتر کے ملازم تھے۔ خدام کے علاوہ شیخ بشیر الحق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت دہلی۔ میاں فضل کریم صاحب وکیل۔ اور ماسٹر محمد حسن صاحب آسان بھی شامل ہوئے۔ اڑھائی گھنٹہ تک کام کیا گیا۔ جناب خواجہ صاحب اور آپ کے معزز رفقاء اور دیگر کئی اصحاب خدام الاحمدیہ کے اس کام کو دلچسپی سے دیکھتے رہے۔ جناب خواجہ صاحب نے اس نظارہ کا ایک فوٹو بھی لیا۔ اڑھائی گھنٹہ میں ۳۸۵ فٹ لمبی اور ۱۲½ فٹ چوڑی سڑک کی باقاعدہ پتھروں سے حد بندی کر کے اس کے نشیب و فراز کو درست کیا گیا۔ جناب خواجہ صاحب نے اپنے مشہور اخبار منادی ۱۷ ستمبر میں ان تمام احباب کے نام درج کئے ہیں۔ جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا۔ اور حسب ذیل نوٹ لکھا:۔ "آج دہلی کی قادیانی جماعت کے چالیس افراد خدمت خلق کے لئے آئے تھے۔ مجھ سے پوچھا کہ کہیں کا راستہ صاف کرنا ہو تو بتا دیجئے میں نے اپنے ساغر خانہ کا راستہ خود جا کر بتایا۔ اور ان لوگوں نے مزدوروں کی طرح پھاوڑے لے کر راستہ صاف کیا۔ ان میں وکیل بھی تھے۔ اور بڑے بڑے عہدوں کے سرکاری نوکر بھی تھے۔ اور مرزا صاحب کے قرابت دار بھی تھے۔ ان کے اس منظر کا درگاہ کے زائرین اور حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ ایک صاحب نے کہا کہ پروپیگنڈا کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی ظاہر داری کے لئے خدمت خلق کرتا ہے اس کو ایک اجر ملتا ہے۔ اور جو محض خدا کی

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سوال کا جواب

۱۹ ستمبر کے "اہلحدیث" میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے "قادیانی علماء سے ایک اہم سوال" درج کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اہل حدیث فرقہ کے جید علماء میں سے ہیں۔ اس وجہ سے خیال تھا۔ کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے۔ اس میں شائد کوئی نئی بات پیش کی ہو۔ لیکن اس میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی۔ جو ایک ایسے مدعی علم وفضل کی شان کے شایان ہو۔ بہرحال مولوی صاحب کا سوال یہ ہے:۔

"جناب مرزا صاحب آنجہانی نے ازالۂ اوہام میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے دلائل میں جو تیس آیات بخیالِ خود لکھی ہیں۔ ان میں نمبر (۲۱) پر یہ آیت لکھی ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ مرزا صاحب کا استدلال اس طرح کہ جب آنحضرت خاتم النبیین ہیں تو آپ کے بعد عیسےٰ جو وہ بھی رسولِ خدا ہیں۔ نہیں آسکتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو چکے ہیں۔ .... جب آنحضرت صلعم نبیوں کے ختم کرنے والے ہوئے تو جس طرح حضرت عیسےٰ جو آگے ہی نبی اللہ ہیں۔ نہیں آسکتے۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی جو نئے نبی بنتے ہیں نبی نہیں ہوسکتے۔ پس آپ کا دعویٰ نبوت آپ کے اپنے ترجمے اور استدلال کے خلاف ہے۔"

مولوی صاحب موصوف کے اس سوال کا جواب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ امید ہے۔ آپ فائدہ اٹھائیں گے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ کہا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کیسے آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو۔ یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا۔ اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی۔ یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ لَيْسَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِ الدُّنْيَا وَلٰكِنْ هُوَ اَبٌ لِرِجَالِ الْاٰخِرَةِ لِاَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى فُيُوْضِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ تَوَسُّطِهٖ۔ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رُو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسےٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا .... خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا۔ تو گویا اس مُہر کو توڑنے والا ہوگا جو خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو۔ تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوئے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔ مگر عیسےٰ بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رُو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ تو پھر اس کے کیا معنی ہیں۔ کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان معنوں کے رُو سے مجھے نبوت اور رسالت انکار نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ نبوت کی تشریح اتنی بار فرمائی ہے کہ خیال نہیں ہوسکتا۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اس سے واقف نہ ہوں۔ جبکہ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور علیہ السلام کے دعاوی کے خلاف بعض کتب بھی لکھ چکے ہیں۔ بہرحال اگر اس سوال کا مقصد اپنی کتاب شہادۃ القرآن کا اشتہار دینا نہیں۔ تو امید ہے اس وضاحت کے بعد انہیں کوئی الجھن باقی نہ رہے گی۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب کے اس سوال کو "پیغام صلح" (۲۱ ستمبر) نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں درج کر کے جہاں اس کی معقولیت کا اعلان کیا ہے وہاں اس کا جواب بھی جلد طلب کیا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ایسا ہی ناواقف ہے جس طرح غیر احمدی۔ یا دیدہ دانستہ ان سے اغماض کر رہا ہے۔

تفسیر کبیر کا پہلا ایڈیشن ختم

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ تفسیر کبیر کا پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا ہے۔ لہذا افسوس ہے کہ اب آرڈر دینے والے دوستوں کے ارشاد کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ جن دوستوں نے تفسیر کبیر کی قیمت کا کچھ حصہ ادا کر کے اسے ریزرو کر لیا ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ایک ماہ تک یعنی ماہ رمضان کے آخر تک بقیہ قیمت ادا کر کے کتاب حاصل کر لیں۔ ورنہ اس کے بعد کتاب زیادہ دیر تک ان کی انتظار میں ریزرو نہیں رکھی جاسکے گی۔ جن اصحاب کو باقساط قیمت ادا کرنے کی منظوری دی ہوئی ہے۔ وہ بھی جلدی کریں۔ اور بقایا رقم ادا کر کے کتاب حاصل کر لیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان۔

احرار کے دو راہنماؤں میں ایک علمی بحث کا انجام

"الفضل" کے بعض گذشتہ پرچوں میں "مفکر احرار" چودہری افضل حق صاحب کے خیالات بعض اسلامی عقائد کے متعلق پیش کئے جا چکے ہیں۔ یہ مضامین احباب نے بہت پسند کئے۔ کیونکہ ان سے اندازہ ہو گیا۔ کہ احرار کے ایک بہت بڑے راہنما کی اسلام کے متعلق کس قدر واقفیت ہے اس وقت بعض وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں جو ایک مشہور احراری عالم مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے مفکر احرار کے متعلق بیان کی ہیں۔ ان دونوں یعنی چودہری صاحب اور مولوی صاحب میں "اسلام میں امرا کا وجود نہیں" کے موضوع پر اخبار "زمزم" کے کالموں میں بحث جاری تھی۔ جو بقول مدیر "زمزم" علمی معیار سے گرتے گرتے نہایت پست سطح پر اتر آئی۔ اور ایک علمی مسئلہ ذاتیات کی بحث میں الجھ کر رہ گیا۔" اسی سے احراری زعماء اور ان کے قائدین کی متانت و سنجیدگی کے متعلق آسانی سے رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ آپس میں تبادلہ خیالات کرتے وقت ایسی پست سطح پر اتر آئیں۔ ان سے دوسروں کو کسی بلند اخلاق کی کیا توقع ہو سکتی ہے مولوی بہاء الحق صاحب لکھتے ہیں۔ "بے بنیاد باتوں کو کامل جزم و یقین کے ساتھ بیان کرنے میں چودہری صاحب کو ید طولیٰ حاصل ہے۔"

(چودہری صاحب) "حضرت عبد الرحمن بن عوف۔ حضرت زبیر بن العوام۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضرت عثمان کے تمول کو جاہلیت (کفر) کے حملہ کا نتیجہ قرار دے کر ان حضرات کی شان اقدس میں شدید ترین گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان حضرات کو کفر کے حملہ کا شکار تسلیم کرنا گویا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔"

چودہری صاحب کی علمی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "چودہری صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مال غنیمت کسے کہتے ہیں۔ اور مال فئی کیا ہے۔"

چودہری صاحب کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھنا تقاضائے ادب کو پس پشت ڈال دینا اور پھر الٹا مخاطب پر اشتعال انگیزی کا الزام عائد کرنا قطعاً قرین انصاف نہیں۔"

اس کے مقابلہ میں چودہری صاحب بھی بہت کچھ نہ صرف مولوی بہاء الحق کے متعلق بلکہ تمام علماء کے متعلق لکھ چکے ہیں گویا احرار کے ایک عالم اور ایک زعیم کی ایک علمی مسئلہ میں بحث ان کی اپنی پردہ دری کا باعث ہوئی ہے۔

ہر جماعت احمدیہ میں تعلیم و تربیت کا نظام

ہر مقام کی احمدی جماعت میں مقامی انجمن ہوتی ہے۔ جس میں مختلف عہدہ دار بصورت امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مقرر کئے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں نظارت تعلیم و تربیت کی اغراض کی تکمیل کے لئے تمام جماعتوں میں سیکرٹریان تعلیم و تربیت مقرر ہونے ضروری ہیں۔ لیکن اگر کوئی بڑی جماعت ہو جس میں صرف ایک شخص کے لئے سیکرٹری تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دینا دشوار ہو۔ تو اس کی امداد کے لئے نائب سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ یا جماعت کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے زیادہ سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔

اپنے اپنے حلقہ میں یہ عہدیدار وہی ذمہ داریاں اور فرائض بجا لائیں گے۔ جو ناظر تعلیم و تربیت کے ذمہ تمام جماعت کے متعلق عائد ہیں۔ سیکرٹریان کے لئے ضروری ہوگا اپنی اپنی کارگزاری کا اندراج ایک رجسٹر میں باقاعدہ طور پر رکھیں۔ اور اپنے کام کے متعلق ناظر تعلیم و تربیت کو مقررہ فارموں پر باقاعدہ رپورٹ دیتے رہا کریں۔ اور نظارت کی ہدایات پر عمل کریں۔ الغرض مقامی سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے حلقہ میں جماعت کی ہر قسم کی دینی اور دنیوی تربیت کے ذمہ دار ہوں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور "پیغام صلح"

عقائد کا معاملہ نہایت عجیب ہے۔ کیسا ہی غلط اور خلاف فطرت عقیدہ کیوں نہ ہو۔ اس کا رکھنے والا اپنی تائید میں کچھ نہ کچھ باتیں ضرور بنا سکتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ درست نہ ہوں۔ لیکن ان کا پیش کرنے والا اپنی عقیدت کج فہمی یا ہٹ دھرمی سے انہیں بالکل سچا سمجھتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مذہبی گروہ نہایت شرمناک عقائد کے حامل ہیں۔ علانیہ ان پر عمل کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے لیکن ان عقائد کی صحت پر بحث ہو۔ تو وہ کئی قسم کے دلائل پیش کریں گے۔ لیکن حساب کا علم عقائد سے بالکل مختلف ہے۔ ہندو ہو یا مسلمان سنی ہو یا شیعہ یہ ماننے پر مجبور ہے۔ کہ پانچ کو پانچ سے ضرب دیں تو ۲۵ بن جاتے ہیں۔ یا چالیس کی رقم دو سے زیادہ ہے۔

اسی اصل کے ماتحت ہمارے غیر مبایع احباب بھی باوجود عرصہ تک نبوت اور خلافت کے مسئلوں میں ہمارے ہم خیال رہنے کے اب اپنے نئے عقائد کی تائید میں بحث کرنے کے لئے تو تیار ہیں (یہ علیحدہ بات ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کسی خاص غرض کے پیش نظر مسئلہ نبوت پر بحث کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں) لیکن علم حساب کے رو سے جماعت احمدیہ کی کثرت کا اقرار انہیں بھی بادل ناخواستہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کثرت چیز ہی کیا ہے؟ اصل چیز تبلیغی جدوجہد ہے اس کا مقابلہ کر لو۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اپنے مونہہ میاں مٹھو بننے کے لئے ریاضی کا کوئی قاعدہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ جس سے ان کے ڈھول کا پول کھل سکے۔ چنانچہ "پیغام صلح" مورخہ ۸ ستمبر رقمطراز ہے:-

"معاصر الفضل نے جماعت محمودیہ کی کثرت کے متعلق جو تعلی کی ہے۔ اس کے متعلق تو ہم نے پہلے لکھ دیا تھا۔ کہ ہمارے نزدیک یہ کوئی چیز نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کثرت کی تبلیغی مساعی کیا ہیں۔ یعنی اشاعت اسلام اور غلبۂ اسلام کے لئے انہوں نے کیا جدوجہد کی۔ ان کی اس جدوجہد کا مقابلہ ہماری تبلیغی مساعی سے بے شک کر لیا جائے۔ اس موازنہ اور مقابلہ سے معاصر الفضل پر یقیناً روشن ہو جائے گا۔ کہ جماعت محمودیہ کی تبلیغی مساعی کے خانہ میں صفر ہے۔"

کثرت کی اہمیت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے الفضل ۲۰ ستمبر میں بیان ہو چکی ہے۔ مجھے اس سلسلہ میں غیر مبایع اصحاب سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ جب بقول آپ کے ہمارے تبلیغی مساعی کے خانہ میں بالکل صفر ہے تو یہ کثرت حاصل کہاں سے ہو گئی؟ مان لیا ہماری تبلیغی جدوجہد بالکل صفر اور آپ کا ہر فرد رات دن تبلیغ میں منہمک ہے لیکن نتیجہ یہ ہے کہ ہماری تعداد جو ابتداء میں بقول آپ کے آپ کی جماعت کا بیسواں حصہ تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ سے سو گنا ہے۔ ہمارے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد آپ کے سارے سال کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ سے بھی کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ آخر اس کا باعث کیا ہے؟ ہمارے تبلیغی مساعی کے خانہ میں بالکل صفر اور نتیجہ نہایت شاندار لیکن آپ کا خانہ نہایت شاندار اور نتیجہ تقریباً صفر۔ کیا آپ کی تبلیغی مساعی ہمارے عقائد کی تبلیغ کے لئے وقف ہیں؟ اب کوئی خدا لگتی کہے کہ ہمارا صفر اچھا ہے یا غیر مبایعین کا بہت کچھ۔

ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیو! حکومت ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ دنیوی جاہ و جلال سے ہم محروم ہیں کہ لوگ خود بخود ہماری طرف کھچے آئیں۔ عقائد کے لحاظ سے ہم بہ نسبت آپ کے سواد اعظم سے بہت دور ہیں۔ پھر ہزارہا لوگ جو سالانہ ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں اس کا باعث؟ اگر آپ کا یہ بیان درست ہے کہ ہمارے تبلیغی مساعی کے خانہ میں صفر ہے تو پھر یہ بھی بالکل درست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے لوگوں کو ہماری جماعت میں داخل ہونے کی تحریک کر رہے ہیں۔ آخر کچھ تو باعث ہونا چاہیئے۔

جب سے حضرت [illegible]

حکیم محمد دین صاحب عطار مصری شاہ لاہور توجہ کریں

شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ کا مبلغ یکصد روپیہ حکیم محمد دین صاحب عطار مصری شاہ لاہور کے ذمہ قریباً گذشتہ دس سال سے چلا آتا تھا۔ بالآخر شیخ صاحب نے قضاء میں چارہ جوئی کر کے ۱۹۳۸ء میں مبلغ ۹۶ روپے کی ڈگری حکیم صاحب کے خلاف حاصل کی۔ مگر باوجود بار بار کے مطالبہ کے حکیم صاحب نے اس کی ادائیگی کی طرف سنجیدگی سے کوئی توجہ نہیں کی۔ امیر جماعت لاہور اور زعیم صاحب خدام الاحمدیہ لاہور کے ذریعہ بھی سمجھا کر زرڈگری کے ادا کرانے کی کوشش کی۔ اور انچارج شعبہ تنفیذ بھی حکیم محمد دین صاحب کو لاہور جا کر ملے۔ اور عواقب سے آگاہ کر کے ادائیگی کی تحریک کی۔ مگر حکیم صاحب نے کوئی معقول صورت پیش نہ کی اسلئے اب اتمام حجت کے طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر حکیم محمد دین صاحب عطار ساکن مصری شاہ لاہور نے شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ کی بقایا زرڈگری کی معقول صورت ادائیگی اعلان ہذا کی اشاعت کے بعد دس یوم کے اندر پیش نہ کی۔ تو ان کے اخراج از جماعت احمدیہ اور مقاطعہ کی درخواست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دی جائیگی۔ ناظر امور عامہ

وصیت کی منسوخی کا اعلان

جناب محمد محمود خان صاحب سنوری موصی ۳۳۶۱ کی وصیت بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کی گئی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

شملہ ۲۲ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے عہدہ کی میعاد اپریل ۱۹۴۳ء تک بڑھا دی ہے۔ وائسرائے کے عہدہ میں اس قدر توسیع پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے متعلق برطانی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

لنڈن ۲۲ ستمبر بلغاریہ کے طول و عرض میں گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ کئی مقامات پر بم پھینکے گئے اور پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ ملک میں بے چینی بہت بڑھ رہی ہے۔ انقرہ ریڈیو کے ایک مبصر نے کہا ہے۔ کہ بلغاریہ عنقریب روس کے خلاف اعلان جنگ کرنے والا ہے۔ شاہ بورس نے پہلے اپنے وزراء سمیت ہٹلر سے ملاقات کی اور پھر ربن ٹراپ سے۔ ان ملاقاتوں میں تمام سرکردہ نازی افسر شریک ہوئے۔ روسی پیراشوٹوں کے بلغاریہ میں اترنے کی روسیوں کی طرف سے تردید کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر لینن گراڈ اور اوڈیسہ پر جرمن سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اور دونوں شہروں کے ارد گرد شدید جنگ جاری ہے۔ روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے لینن گراڈ کے علاقہ میں زبردست جوابی حملے شروع کر دئیے ہیں۔ اور روسی توپیں دشمن پر سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ سمولنسک کے محاذ پر انہوں نے جرمنوں کی ایک حفاظتی لائن توڑ کر ۳۲ دیہات پر قبضہ کر لیا ہے لینن گراڈ کے بیرونی مورچوں پر جرمن لاشوں کے ڈھیر دکھائی دیتے ہیں۔ ایک میل کے رقبہ میں بیس ہزار جرمن سپاہیوں کی لاشیں سڑ رہی ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ کیف کے مشرق میں روسی فوجوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور بہت سا سامان جنگ نیز روسی قیدی ان کے ہاتھ لگے ہیں۔ بحیرہ اسود میں تیرہ روسی جہاز برباد کر دیئے گئے ہیں۔ لینن گراڈ کے دروازوں پر خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ حملے اور جوابی حملے جاری ہیں۔ شہریوں کے سامنے دو ہی چیزیں ہیں۔ یعنی فتح یا موت۔ سائیگان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ریڈیو کا بیان ہے کہ اس جنگ میں ایک مکمل جرمن ٹینک ڈویژن تباہ کر دیا گیا اور ۲۳۴ ٹینک قبضہ میں کر لئے گئے۔ خلیج ریگا کے جن جزائر پر قبضہ کا دعویٰ کل جرمنوں نے کیا تھا معلوم ہوا ہے کہ ان میں ابھی جنگ جاری ہے۔

طہران ۲۲ ستمبر سابق شاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے اپنی تمام جائداد جو ایران میں ہے۔ قوم کے حوالہ کر دی ہے البتہ امریکہ وغیرہ ممالک میں جو جائداد یا دولت ہے۔ وہ دینے سے انکار کر دیا۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ شاہ موصوف اپنے کنبہ کے دیگر افراد کے ہمراہ ہندوستان بھیج دیئے جائیں گے آپ کے گزارہ کے لئے حکومت ایران نے معقول پنشن مقرر کر دی ہے

شملہ ۲۲ ستمبر ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ اتحادی فوجیں طہران میں داخل ہو گئی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ فوجیں شہر سے باہر کیمپوں میں پڑی ہیں۔ یہ خبر بھی غلط ہے کہ روسی یا برطانی پیراشوٹ طہران میں اتارے گئے۔

شملہ ۲۲ ستمبر مشہور فوجی مبصر میجر ایلین مرے کا بیان ہے۔ کہ کیف کی تسخیر سے روس کا جنگی سامان مہیا کرنے والا کافی علاقہ جرمنوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کیف کی جنگ میں چار لاکھ جرمن فوج کام آئی ہے

چنکنگ ۲۲ ستمبر حکومت جاپان نے لوہے اور فولاد سے تیار ہونے والی ڈیڑھ سو اشیاء کی ساخت ممنوع قرار دیدی ہے۔ کیونکہ جاپان میں لوہا ختم ہو رہا ہے۔ حکومت پرانی آہنی چیزوں پر بھی قبضہ کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ داڑھی مونڈنا قطعاً ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ تا بلیڈ بنانے میں جو لوہا صرف ہوتا ہے۔ وہ بھی ملکی دفاع کے کام آ سکے بلیڈوں کی ڈیڑھ سو فیکٹریاں بند کر دی گئی ہیں۔

لاہور ۲۲ ستمبر محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہند نے تجویز کیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے پاس شناخت کا ایک کارڈ ہر وقت رکھا کرے۔ جس پر اس کے اپنے نزدیک ترین رشتہ دار کا ایڈریس تحریر ہو جسے اس کے زخمی یا ہلاک ہونے کی صورت میں فوراً اطلاع دینی چاہئیے یہ بات صرف بطور حفظ ماتقدم ہے۔ ورنہ کسی فوری ہوائی حملہ کا کوئی خطرہ نہیں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر آج شاہ یونان اپنے وزراء سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یونان پر جرمن قبضہ کے بعد آپ کریٹ اور پھر وہاں سے مصر چلے گئے تھے۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ یونانی حکومت لنڈن میں قائم کی جائیگی تا جنگ میں زیادہ امداد دی جا سکے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر پیرس میں جرمنوں کے خلاف جذبات ترقی پر ہیں۔ اور بغاوت کا سخت خطرہ ہے۔ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور خلاف ورزی کرنے والے دو سو فرانسیسی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس پر بطور احتجاج سینماؤں نے اپنے پروگرام منسوخ کر دیئے۔ گلیوں میں مسلح کاریں اور ٹینک گشت کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر مسٹر روزویلٹ آج ہائیڈ پارک سے یہاں آ گئے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹینک اور چھوٹی توپوں اور بارود کی تمام فیکٹریاں مکمل ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر سٹاک ہالم ریڈیو اطلاع دیتا ہے کہ جاپان نے شمال میں روسی ساحل کے نزدیک کوریا اور منچوریا کے پانیوں میں تیرتی ہوئی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ جاپان گورنمنٹ نے غیر ملکی جہازوں کو اس علاقہ میں سفر کرنے سے منع کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر بی بی سی کے بیان کے مطابق شاہ بلغاریہ کی ہٹلر اور دیگر نازی لیڈروں سے ملاقات کا مقصد یہ ہے کہ بلغاریہ کی فوجیں کاکیشیا پر حملہ کر دیں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر رومانی فوجوں نے اوڈیسہ سے ۵۰ میل جنوب مغرب میں روس کے ایک اور اہم صنعتی شہر لاڈوس پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے

سٹاک ہالم ۲۲ ستمبر جرمنی نے روسی محاذ سے ۵ لاکھ فوجیں ہٹا لی ہیں۔ اور انہیں غیر مسلح کر کے جنگی کارخانوں میں کام کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے نیز ہٹلر نے مارشل پیٹاں سے مطالبہ کیا ہے کہ فرانسیسی مزدور مہیا کئے جائیں۔

انقرہ ۲۲ ستمبر ترکش ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ بلغاریہ اٹلی کے جنگی جہاز خرید کر انہیں درِ دانیال سے گذرنا چاہتا ہے اگر بلغاریہ کوئی ایسی کوشش کرے بھی۔ تو ترکی ایسے جہازوں کو گذرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ اگر بلغاریہ برطانیہ اور روس کے ساتھ مل جائے۔ تو بھی ہم اس کے جنگی جہازوں کو گذرنے نہیں دیں گے۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں امریکہ کی غیر جانبداری کے ایکٹ پر نظر ثانی کرنا چاہتا ہوں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر انگلستان اور ہندوستان کے درمیان آنے جانے والے اخباری تاروں کی اجرت کی شرح میں کمی کر دی گئی ہے۔ یہ شرح یکم اکتوبر سے دو پنس فارورڈنگ فی لفظ سے کم کر کے دو پینی فی لفظ کر دی گئی ہے۔ گویا اب شرح قریباً ایک آنہ فی لفظ ہو گی۔ پہلے قریباً دو آنہ تھی۔

لنڈن ۲۲ ستمبر فن گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فن افواج جھیل اونیگا تک پہنچ گئی ہیں۔ اور انہوں نے مورمانسک ریلوے کو کاٹ دیا ہے

واشنگٹن ۲۲ ستمبر امریکہ میں ایک منٹ میں ۵۰ گولے برسانے والی طیارہ شکن توپ ایجاد کی گئی ہے۔ اس کے زاویہ اور پوزیشن میں ایک منٹ کے اندر اندر تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی